UNIVERSAL LIBRARY
OU_222669
UNIVERSAL LIBRARY

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان نسخہ

ایجاد رنگین

مطبع منشی نولکشور میں بطرز مرغوب طبعین مقبول اہل جہان چھپا ہوا

1962 11004 Checked 1966 Checked 1965

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہو سکے ہم حمد کب اوس پاک کی | پاک کی جسنے یہ صورت خاک کی
سوختہ ہون جس جا ملائک کے بھی پر | اوس جگہ مین کر دیا اسکا گذر
یان تلک رتبہ دیا اس خاک کو | کر دیا فرمان مین ہفت افلاک کو
واقف اسرار اس کو کر دیا | تھا جو نور معرفت سو بھر دیا
گنج مخفی مین جو تھا اسرار غیب | اس پہ ظاہر کر دیا بیشک و ریب
پھر نفخت فیہ فرمایا اسے | جز بشر یہ حکم آیا ہی کسے
بے ستون برپا کیا افلاک کو | اور پانی پر بچھایا خاک کو
پھر گوندھے جب لگا وہ رنگ فرش | کوہ سے اوس پر رکھے تب سنگ فرش
صانع قدرت نے جسدم کی رقم | صفحہ تقدیر پر لیکر قلم
کون سکے کہتے جس گھڑی بنیاد کی | صورت کون و مکان ایجاد کی

سوچ لے جی مین جیے گا کب تلک … نقل و مرکھا دے پیے گا کب تلک
مر تو اوس پر ہو نہین جسکو فنا … دل کو یان اہل فنا سے مت لگا
ڈر سے رکھو بحر مجازی مین نہ گام … ڈوب جا عشق حقیقی مین تمام
تا چ بن تیری گذرتی گر نہ ہو … دیکھ تو قدرت کی اوسکی سیر کو
چاہیے گر گانا تو سن بیہوش کر … نغمۂ دل کیطرف کو گوش کر
اور جو اچھی شکل کی ہو کچھ ہوا … تو تعین کا ذرا پردہ اوٹھا
شوق گر باتون کا ہی تو لا کلام … ذکر الا اللہ کر ہر صبح و شام
تو تو دریائے بدی مین غرق ہی … تجھ مین اور شیطان مین کیا فرق ہی
جسطرح بد کی بدی جاتی نہین … نیک کے جیمین بدی آتی نہین
تو اگر مانے نصیحت میری ایک … تو تو مین جانون تری خلقت ہی نیک
اور نمانے تو اگر میرا کہا … تو مین سمجھون یہ کہ ہی تجھ مین خطا
زندگی لہو و لعب مین کھو نہین … راہ مین یہ اپنے کانٹے بو نہین
نیک ہو بد رہ نہ از بہر خدا … سب کو بچھو کی طرح سے مت ستا

حکایت کژدم

ایک نے بچھو سے یہ کی گفتگو … ڈنک بے تقصیر کیون مارے ہی تو
سنکے بچھو نے کہا نادان ہو تم … ہی یہ سیدھی بات کیون حیران ہو تم
مین سمجھے ہوا اسکو کیا ہی یہ … مقتضا میری طبیعت کا ہی یہ
حق ہی زنگین جسکی جو خلقت مین ہی … اوسکی بس دائم وہی نیت مین ہی

بارے اک پدرے کے پیچھے وہ اڑا
پدرہ جا اک شخص کے پیچھے چھپا

اور لگا کہنے خبر تو میری لے
جان کو میری نجات اب اس سے دے

جب بچایا اوسنے اوس پدکو وان
تب کہا شکرے نے سن اے مہربان

آٹھ دن کے بعد یہ پایا تھا صید
بچ گیا ہے مجھسے جو یون کرکے کید

جان اسکی تو بچی پر مین موا
کیا ثواب اس مین ملا تجھکو ہوا

بھوک پر اک ذرہ میری غور کر
دے اسے مجھکو نہ لا کچھ دل مین ڈر

ماجرا یہ سن کے وہ مرد خدا
ایک دو ساعت تلک بھچک رہا

پوچھا یہ شکرے سے یہ کہ تو مجھے
گوشت سے ہی کام یا اس سے تجھے

بولا وہ طعمہ ہی سے مجھکو ہے کام
اس سے کچھ مطلب نہین اے نیکنام

اوس سے یہ سنکر اولٹ دامن کا پاٹ
دیدیا جھٹ گوشت اوتنا اوسکو کاٹ

رحم اوسکی جان پر اوسنے کیا
گوشت اپنا کاٹ کر اوس کو دیا

لیکے اوس کو اوڑ گیا وہ جانور
اوڑ گیا جان اپنی لے پدا ادھر

مرد صالح ایسکہ تھا وہ نوجوان
یون بچائی اوس نے اون دونو کی جان

سچ تو ہے انسان انھین کا نام ہے
رحم کھانا جنکا دائم کام ہے

جان پر اپنے ہی دکھ لیتے ہین وہ
کب اذیت اور کو دیتے ہین وہ

اور اک انسان ہین ہم روسیاہ
دم بدم کرتے ہین جو بیجا گناہ

رحم آتا ہی نہین اصلا کبھی
اپنی خاطر مارتے ہین لاکھ جی

رات دن تن پروری کی فکر ہے
اور کا غم کھائین ہم کیا ذکر ہے

رہتا آقا کے ہی وہ فرمان مین | بات کو اوسکی وہ رکھتا دھیان مین
حکم مین اوسکے نہ لاتا ذرہ فرق | دوڑتا سیتی یہ تھا مانند برق
چھیڑتا کھانے کی کب وہ چیز کو | خواہ گھر مین ہو کوئی خواہی نہو
ہر طرح سے اوسکا تابعدار تھا | تھا تو وہ کتا پر اوسکا یار تھا
اوس سے پوچھا ایک نے ای باہنر | ہی تری صحبت کا یہ اسکو اثر
یا کہ سب خلقی ہی اسکے مین یہ کام | سچ بتا مجھکو کہ سمجھون مین تمام
بولا وہ مین نے سکھایا ہی اسے | یعنی ہر اک فن بتایا ہی اسے
اسکی خلقت مین کہان تھے یہ ہنر | فیض صحبت کا مری ہی یہ اثر
سنکے رنگین ڈوب مر اس بات کو | یعنی صحبت کا اثر کتے کو ہو
اور تو جو انسان کہلاتا ہی یار | کچھ اثر تجھ مین نہووے زینہار
کیسی کیسی صحبتون مین تو رہا | اور تجھے اچھون نے کیا کیا کچھ کہا
پر نہ چھوڑی وضع اپنی تو نے آہ | بات کا اپنی کیا اتنک نباہ
بدتر اوس کتے سے ہی یا تو نہین | فعل بد تو سوچ تجھ مین کیا نہین
اپنے خالق سے ہی رو گردان تو | آپ کو گنتا ہی پر انسان تو
حیف ہی اس زندگانی پر تری | زور ہی اس نکتہ دانی پر تری
فعل بد سے ہاتھ تو دھوتا نہین | تجھ مین صحبت کا اثر ہوتا نہین
سنگ رہا تو بیس مین اور تیس مین | دیکھ انسان اب تو بن چالیس مین
ہو چکا چالیس کا بھی ای شفیق | سیکھ انسانیت اب تو ای رفیق

حکایت زاغ و مار

متصل مدت سے ان کے تھا ایک باغ
آشیانہ اوسمین تھا اک زاغ کا
تھا وہ مدت سے مقیم اوس باغ کا
سانپ بھی کالا وہان رہتا تھا ایک
[illegible]

اس سے ہر اک نیک و بد آگاہ ہی — واقف اس سے ساری خلق اللہ ہی
جیمین ہرگز گھمن نہین لاتی ہون مین — تھوک سبکا اس سبب کھاتی ہون مین
لب کسی کامل کا شاید ہاتھ آے — وہ نجاست کی کثافت کو مٹائے
اور کچھ مطلب نہین لب سے مجھے — بس یہی لالچ ہی تم سب سے مجھے
ہاتھ سے رنگین ندے انصاف کو — منصفی کر منصفا اپنے جیمین آ
یعنی مرغی کو کثافت کا ہو دھیان — اور نہو کچھ غم تجھے ای مہربان
دیکھ تو کیا اوسکی ہمت ہی بلند — تجھ سے بہتر ہی وہ مرغی لاکھ چند
تیس دن دنیا ہی کا یان ذکر ہی — عاقبت کی بھی تجھے کچھ فکر ہی
زاد رہ اصلا نہین جانا ہی دور — کچھ تو اوسکی فکر کرنا ہی ضرور
جب سے آیا ہی یہ اپنے دھیان مین — تب سے آیا ہی خلل ایمان مین
لیکن آجاتا ہی جب یہ شعر یاد — تب مین ہوجاتا ہون اپنے دلمین شاد
سرنوشت ما بدست خود نوشت — خوش نویس است و نخواہد بد نوشت
بد کو ہوتا ہی غرض نیکی سے بیر — نیک سے کب ہو سکے کچھ نیکی بغیر
ایسی فرصت مین تو یان کی فکر کر — کچھ وہان کی فکر بن مت ذکر کر
دیدہ و دانستہ کیونکر چپ رہون — فکر و ان کی ہی یہ مین تجھسے کہون
جاٹ نادان لب کسی انسان کا — پھر نہ کھا غم دین اور ایمان کا
نفس دشمن ہی جو ظاہر مین نحیف — اسکو جی مین مت سمجھ ہرگز ضعیف
مار اس دشمن کو اپنے اس طرح — سانپ کو کوے نے مارا جس طرح

[illegible]

[illegible]

سکے کاٹے کا نہین کچھ ہی علاج … سیکھ لے منتر تو اوسکا مجھسے آج

رھا اوسنا سکے ہمیشہ کر تو کام … بس یہی منتر ہی اسکا والسلام

ا نجھے کچھ عقل سے بہرا منہین … زندگی پر بھول کر لیسا منہین

ر کو اپنی سمجھ اندیشہ کر … اور کجی سے راستی کو پیشہ کر

ت کو تو یاد کر کے جی مین گا: … چل نہین سکتا ہی کج باہنی مین سانپ

ان مت دشمن کو ای نگین حقیر … یاد رکھ تو پند ہی یہ دلپذیر

ت سمجھ بوجھ اس مری گفتار کو … مکڑی لیتی ہی پکڑ پر دار کو :.

حکایت عنکبوت مگس

ک کر مکڑی نے مکھی لی پکڑ … اور جالے سے دیا اوسکو جکڑ

ن پھنسائی وہ بہت ہو بیقرار … پر نہ چھوٹی اوس بلا سے زینہار

مین آ پہونچا وہان اک نیکمرد … دیکھ اوسکو اوسکے پہونچا دل کو درد

لا اسکو مین چھڑاون قید سے … پکڑا مکڑی نے ہی اسکو کید سے

مین مکھی کو دیا اوسنے چھڑا … وہ نہین آئی غیب سے اوسکو ندا

نے مکھی کی بچائی اوس سے جان … بھوک پہ مکڑی کے رکھا کچھ نہ دھیان

یہ جان آئی تھی اوسکی رزق بن … صاف گذرے اوسپے تھے یہ سات دن

کل کرتا ہی خدائی مین ترے … رحم اپنے پر ہی حق مین ترے

سے جب دریافت یہ گفتار کی … تب وہین رو رو کے استغفار کی

ہونا غافل ای نگین کہین … کچھ یہان دم مارنیکی جا نہین

ہم تو کیون ہوتا ہی ظالم ناامید … [illegible]

حکایت طوطے کی مثال

ایک طوطا اوسکے پنجرے مین طاق تھا … اور اسکا پڑھنا شہرۂ آفاق تھا

[illegible]

مالک اوسکا ایک اہل ہند تھا | پر بہت بد وضع مرد رند تھا
اپنے افعالون سے ہوکر منفعل | ایک دن رونے لگا وہ سنگدل
بولا طوطا بے سبب روتا ہی کیون | تو خلاف عادت اب روتا ہی کیون
بولا وہ ای مرغ دلکش خوش نوا | درد عصیان کی دوا مجھکو بتا
کہہ تو تو اوس درد کا کہتا ہی کیا | ہو سکے مطلق نہ جسکی کچھ دوا
بولا طوطا جو مین دکھ دنیا مین آج | کوئی او نہین تو نہین ہی لا علاج
اور اوسکا کہنے کہ یہ آسان ہی | جو سجانے اسکو وہ انجان ہی
آجتک تو ہین کھلے توبہ کے در | حق سے ڈر کر دل سے استغفار کر
جب خدا کا کردہ ہو جاوینگے بند | تب نہین ہونے کی توبہ سود مند
غرق گو عصیان مین ہی سر تا پا | پر امید عفو سے مت ہاتھ اوٹھا
کچھ خلل اپنے نہ لا اوسان مین | ہی لکھا لا تقنطوا قرآن مین
رہبری توبہ کی یون طوطے نے کی | حق تعالی نے ہدایت اوسکو دی
ہو مسلمان غم سے وہ بے غم ہوا | اوس سے جیتے جی گنہ پھر کم ہوا
داد توبہ تھوڑے دن مین دیگیا | گو بے مردی سب سے آگے لیگیا
منفعل تو بھی تو غمگین دل مین ہو | گر نہ ضائع مفت اس دن رات کو
کاش ہوتا ایسا طوطا ای عزیز | سیکھتے انسان آ تجھسے تمیز
جی سے بھاتی ہی تجھے یہ قیل و قال | موت کا ہرگز نہین تجھکو خیال
زندگانی پر نکر اتنا غرور | مرگ کو مطلق نہ جان اپنے سے دور

ایک ہم ہین طالب دنیاے دون · رندیون سے سارے عالم کی زبون

تسپہ کہتے ہین کہ ہان ہم مرد ہین · مرد ہین اور مرد صاحب درد ہین

سیر ہو اور رہیز سے سمجھے آپ کو · اوسکے صد رحمت ہو ہان اوباپ کو

اور جو رندی مرد اپنے کو کہا · کیا کہون مین وہ خدا بننے سے بچا

جون یہودی کو مسلمان رندیا · جانتا تھا یہ کہ ہی وہ مجھسے بڑا

حکایت یہود و مسلمان

تھا یہودی ایک مرد حق شناس · شہر مین رہتا تھا وہ شبلی کے پاس

تھا مسلمان اوسکا اک ہم نفس · لیکن ایسا رند مشرب تھا کہ بس

جسکے باہم تھا بہت انبساط · دونون اکدن کہہ رہے تھے اختلاط

ہنسکے اوس سے اوس مسلمان نے کہا · تو خدا کے واسطے اسلام لا

جب کہا اوس نے مکرر بار بار · تب یہودی نے کہا ای میرے یار

حضرت شبلی کا جو اسلام ہی · اوسکی خواہش مجھکو صبح و شام ہی

پر جو ہی آئین ترا ای خود پسند · اوس سے میرا کفر ہی بہتر دو چند

کچھ خبر اپنے نہین افعال کی · حسرت ہی مجھکو نہ اوس احوال کی

یعنی مین کافر ہون پر ہون نیک کار · تو مسلمان ہی و لے ہی بد شعار

منصف اوسکو سمجھ نکلین جو تو · کفر سے بد تر نکر اسلام کو

غرض میری مان اے پسر خدا · نیک ہو کر جی بدی سے ہاتھ اوٹھا

فی الحقیقت تو جیا گر سو برس · اور نکالی تو نے سب دل کی ہوس

[illegible]

حکایت مرد کور و بینا

[illegible]

یعنی وہ شی جو ہو وسے دیر پا / اوس سے تو اصلا دل اپنا مت لگا

بس یہ دنیا ہی مقام درگذر / اس سے لازم ہی رہے تو پر حذر

ساتھ دولت تیرے جاینگی نہین / رسم یہ ہرگز زمانے کی نہین

تو رسکے میرے سکے پر جو خیال / تو تو تیرے ساتھ جاوے تیرا مال

یعنی راہ حق مین جو تو یان لٹائے / جتنا یان دیکھو وہان وہ چند پائے

ہاتھ اوٹھا دنیا سے دین کا کام کر / کر گئے وہ انکا کام پھر آرام کر

یہ جو تیرا دین و دنیا کا ہی کار / سو چڑھائی اونٹ کی ہی اور اتار

حکایت شتر

اونٹ سے پوچھا کسی نے دیکھ دم / بات تجھ سے پوچھتے ہین ایک ہم

منزلین چلتا جو ہی تو لیکے بار / تجھکو بھاتی ہی چڑھائی یا اتار

بولا وہ جس اتنا اچھی سے لیجیے / یعنی ان دونون پہ لعنت بھیجیے

سو لعینہ خوب سمجھے جو خیال / دین و دنیا کا یہی ہی اپنے حال

کچھ یہ عیش ایسی کہین دنیا کے بیچ / سو جھتی جب سے ہمکو اونچ نیچ

دین کا بھی کچھ کیا ایسا نہ کام / جس سے کھٹکا وا انکا مٹا تمام

سنگ بنے دھوبی کی نا یہان جانکے / آہ ہم گھر کے ہوے نہ گھاٹ کے

حال کی اپنے نہین ہی کچھ خبر / جون گل بازی ادھر ہین گاہ ادھر

سایہ دیوار سان ہم آہ ہین / گاہ ادھر کے ہین اودھر کے گاہ ہین

جائے گر یہ ہی زنگین خموش / ایک نکتہ بس ہی گر ہی تجھکو ہوش

یعنی [illegible]

[illegible]

دیکھ جان اور بوجھ کر اندھا ہین
زہر کو تو مت سمجھ کاسے کا سن

دل کو استغفار سے معمور کر
کینچلی عصیان کی تن سے دور کر

کھینچ کے راہ دین مین اسطرح ہار
جنتری مین جس طرح کھنچتا ہے تار

پیر کی مرضی سے باہر کر نہ کام
تا نپاوے تو دغا ای نیکنام

کھیلنا اسکا اوسے معلوم ہے
وہ جو تیرا رہنما مخدوم ہے

گر نہ سمجھا اوسکے کہنے کو تو حال
تو خطا کھاویگا اندھے کی مثال

سانپ کیا ہے سانپ ہے نفس سگ
مجھ سے جو اک دن نہین ہوتا الگ

گر رہا تو اس عدو سے ہوشیار
بچ گیا تو لومڑی کی طرح یار

حکایت روباہ

لومڑی کا دشمن اک خرگوش تھا
پر بہت بے عقل اور بیہوش تھا

لومڑی کی فکر مین رہتا تھا وہ
اسکو مارونگا یہی کہتا تھا وہ

ایکدن اک بھیڑیے کا بنکے یار
یون لگا کہنے اوسے ای غمگسار

مدعے تجھ سے یہ میری جان ہے
آج کے دن تو مرا مہمان ہے

بھیڑیے کو مکر سے تھے ہر چند وہ
ہو لیا پر ساتھ اوسکے ہوکے شاد

لومڑی کے در پہ اوسکو کر کھڑا
آپ وہ خرگوش پھر اندر گیا

لومڑی سے یون کہا کر کچھ علاج
تیرے گھر مہمان اک آیا ہے آج

اوسنے گھبرا کے سن جو یہ بات کی
سمجھی وہ کچھ ہے مکر اسمین فی

تھی عداوت کی جو آتی اوسمین بو
جانتی تھی اوسکو وہ اپنا عدو

حکایت صیاد و طامع

مین جو صحرائی ہون وحشی جانور ... جب بلایا اوسنے مجھکو چھوڑکر
اس دل وحشی کو اپنے کر کڑا ... مجھکو اوسکے پاس جانا ہی تھا
تھوڑے پیسے احسان یہ ہی میرا یہ حال ... تو بہت احسان کو مت کر بیان
سنکے مرغی نے کہا خاموش ہو ... ہوش کر اتنا بھی مت بیہوش ہو
مین نے سو مرغی یہ دیکھا ہی عذاب ... باز کو تو نے نہین دیکھا کباب
کچھ نہین خواہان وہ تیری جان کا ... آدمی دشمن ہی میری جان کا
کیون نہ بھاگون اوس سے وہ سرکوب ہی ... بھاگنا دشمن سے اپنے خوب ہی
پاس دشمن کے تو اے رنگین نجا ... دیکھ ورنہ پائیگا آخر وغا
دوست کو تو دوست اپنا جان رکھ ... پر عدو کو بھی ذرا پہچان رکھ

نصیحت

چار چیزون کو نہ تھوڑا جانیو ... ہر عرض یہ میری ہی اسکو مانیو
ایک تو ذرہ جو بہت سا آگ سے ... خوف کیجیو اسکی اندک لاگ سے
کیونکہ اک دم مین یہ کافر ناگہان ... پھونک دیتی ہی کہا نیستان کا
دوسرے دکھ یعنی ہو ہرچند کم ... دور دل سے کیجیو اوسکا نہ غم
کم ہو گو آزار اصلا نہین ... اوسکو شر ہے دیر کچھ لگتا نہین
تیسرے پھر خوف کرنا قرض سے ... جانیو اوسکو زیادہ فرض سے
ایک دمڑی قرض ہو یا لاکھ ہو ... دہر مین معترض کی کیسا کم
چوتھے عاجز ہووے گو اپنا عدو ... ہو جیو ایمن نہ اوس سے ایک ہو

[illegible]

جائیگا ہر ایک یان سے خالی ہاتھ ‏ لیکے جانے کا نہین کچھ کوئی ساتھ
ہان مگر کرجائے گا جو نیک کام ‏ رہین چندے رہیگا اوسکا نام
اور وہ جب دار البقا کو جائیگا ‏ اوسکا ثمرہ اسے حق سے پائیگا
فرق میری بات مین ہرگز نہین ‏ گوش دل سے سنکے اسکو کر یقین
ایک دن آخر کو سب مرجائینگے ‏ یان دنیا سے گذر کر سب ایک
اب موافق اسکے ذرہ مجھسے تو ‏ سانپ اور مینڈک کی سن یہ گفتگو

حکایت مار و غوک

سانپ سے مینڈک نے پوچھا سچ بتا ‏ سیر یہ کہانسے تجھے دو اصل کیا
سانپ بولا گو مگو کی بات ہی ‏ سیر دنیا کی یہی دن رات ہی
مور سے تو جاکر پوچھ اے بوالفضول ‏ سیر کہانسے ہے اوسکو کیا حصول
ہے برائی کرنی رنگین سے عجیب ‏ کیونکہ بدلا سب کا ہے دنیا کے بیچ
اپنے اعمالون پر کر اک ذرہ دھیان ‏ دیکھ کیا کرتا ہے تو اے مہربان
مجھ سے تقریر اپنی کر اوقات کی ‏ ہے امید ایسے تجھے کس بات کی
کوئی عاقل بھی کرے ہے ایسا کام ‏ بوکے تھوہر چاہتا ہے کھائے آم
اب تو جان اور بوجھ کر نادان تو ‏ کچھ جو بوتا ہے تو ویسی جنس ہو
کہہ گئے ہین اگلے جو اس باب دے ‏ پھر یہی اس ہاتھ کا اوس ہاتھ دے
اب مطابق اسکے سن اے نیک ذات ‏ مجھکو نقل آئی مسافر کی ہے یاد

حکایت مسافر با خدا

[illegible]

حکایت حیدر یار خان و وصیت برادر

[illegible]

بھائی میرا جس گھڑی مرنے لگا — یوں وصیت مجکو وہ کرنے لگا
اپنے خالق سے ڈرا کر تو مدام — تا نہ بگڑیں دو جہان میں تیرے کام
اور محتاجوں کی خاطر کیجیو — دسترس تک جو بنے سو دیجیو
حال دنیا پر نہ کچھ کیجیو غرور — مرگ کو مت جانیو اپنے سے دور
گو ہوا دو سو برس کا تیرا سن — گور میں جانا ہے آخر ایکدن
بات یہ اک ذرہ میری دھیان رکھ — نیست اس ہستی کو اپنی جان رکھ
جان کنی کے وقت کو مشکل سمجھ — خود کو خس جان اور باد رگل سمجھ
جس گھڑی تو قبر میں جا سوئیگا — اوس گھڑی کیا جانیے کیا ہوئیگا
تجکو ہوگا جب زمیں کی جبر سے — تب کریگا کیا عذاب قبر سے
جب نکیرین آئینگے کرنے عذاب — تب بتا دیویگا اونکو کیا جواب
کس طرح تلوا سکیگا ایمان کو — کیا کریگا پلہ میزان کو
کہ کریگا کس طرح پل سے گزر — کس طرح جاویگا اوس سے اوتر
جسکے نیچے یہ بلا میں ہوں عیان — حیف ہے گر وہ رہے غم یہاں
سچ تو یہ ہے نہیں ذرا تو خوف کر — دشمن اپنا آپ ہے مت بن اسقدر
ڈر سمجھے کچھ آہ یزدان کا نہیں — خوف ذرہ اپنے ایمان کا نہیں
سخت میں کھوتا ہے اس دن رات کو — مانتا ہے کب کسی کی بات کو
مکر و فن گو کچھ وہاں چلتے نہیں — تو بدی سے اپنی پر ٹلتے نہیں
ہوسکے تابعدار نافرمان نہو — سب زلیخا پڑھ کے پھر ناداں نہو

شاہ سے جا کر کہا یہ ماجرا
سانپ سے آکر یہ پوچھا شاہ نے
بولا دو دن تک نہ پایا رزق جب
وہ چھپا حجرے میں ایک زاہد کے جا
بیٹھا سوتا اوس میں تھا زاہد کا ایک
تھا انگوٹھا پاؤن کا اوس سے بدن
دانت میرے لگتے ہی وہ مر گیا
اس سے آگاہی ہوئی زاہد کو جب
اسنے جس مینڈک کی کھال اوڑھائی الا
پھر نہ اس تخم بدی کو بو سکے
بلکہ یہ خواہش مری دلچسپ ہو
تھا وہ زاہد بسکہ مقبول خدا
کیجیو اس عرض کو میری یقین
رحم کھا شہ نے یہ بات اوس کی
شوق سے تو ایک مینڈک روز کھا
شہ کے فرمانے بموجب بڑا
مینڈک اوسکے پاس روز آنے لگا
شکر حق کرنے لگا دن رات وہ

ہوکے خوش شہ دو بکمنے اوسکو چلا
تجھ پہ کیا ڈالا ہی تو کہہ اللہ نے
تب میں اک مینڈک پہ لپکا ایک شب
تھا اندھیرا اور نہ تھا کچھ سوجھتا
چادر اتانے ہوئے تھا سر پہ لیک
مین نے پکڑا اوس کو مینڈک جان کر
روح سے اوس تن کو خالی کر دیا
کی دعا یون اوس نے میرے حق میں تب
میرے بیٹے کو ہی کاٹا بے گناہ
اور نہ مینڈک پہ یہ قادر ہو سکے
مینڈکیں ہر ایک ہون اور یہ بھی ہو
ہو گئی وہ مین مقبول اسکی دعا
اب مین مینڈک کو پکڑ سکتا نہیں
چل تو گھوڑا آج سے میرا ہی
تاکہ قوت تجھ مین آجاوے ذرا
ایک مینڈک اوسکا راتب ہو گیا
روز اک مینڈک کو وہ کھانے لگا
یون بسر کرنے لگا اوقات وہ

حکایت مرد خدارس

بولا غالب صاحب ادھر کو آیئے   سوچن اب تیار ہے کچھ کھائیے

بسکہ آیا تھا یہی وہ ٹھان کر   متصل چولھے کے بیٹھا آن کر

سیٹھ جی مین تب برہمن نے بچار   ڈال رکھکر روٹیان دین اسکو چار

ڈال روٹی جب وہ رنگین کھا چکا   اور اک اوسمین سے ٹکڑا بچ رہا

اوسنے وہ ٹکڑا دیا چولھے مین پھینک   اور کہا ذرہ اسے دے مجکو سینک

تیسرے دن اوسنے اس مکھ کے ساتھ   بیٹھکر چولھے مین مارے خوب ہاتھ

اوسکا یہ کردار ناداری سے تھا   یہ سمجھنا مت کہ عیاری سے تھا

اور تیرا جو کام ہے سستی سے ہے   خوب دیکھا تو زبردستی سے ہے

جو تیرا ہے نیک شغل اے ذو فنون   اوسکی تہ کو دیکھیے تو ہے زبون

منہ کو گر پیار ہین تو اپنا ڈال دیکھ   منصفی کر تو بھی ہے کچھ حال دیکھ

لوگ جو کہتے ہین تجھکو نیک ذات   مطلقا تو مت یقین کر اونکی بات

نیک منہ پر تیرے کہتے ہین تجھے   تیری خلقت سے ہے آگاہی مجھے

تیرا ظاہر تو نہایت خوب ہے   پر جو باطن ہے سو بد اسلوب ہے

تیرے ظاہر کی تو رکھتا ہون پسند   لیک باطن ہے نہایت تیرا بد

باندہ ہمت کی کمر کو ہو کے چست   مثل ظاہر باطن اپنا کر درست

ہوش ہے تجھ مین اگر اے ہوشیار   سیکھ لے تو اوسکی حکمت مجھ سے یار

کر کے توبہ پیر سے پھر کر رجوع   تا ہو تیرا اختر طالع طلوع

وہ ترے معتقد کرے سب اسطرح   اوس خدارس نے کیے تھے جسطرح

ذات سے جس وقت تو ملحق ہوا — پھر تو باطل اوٹھ گیا بس حق ہوا
ہی خلل جبتک تری اوقات مین — مل سکا وے جبتلک تو ذات مین
ہتھ گھنڈا یہ جسکا ہی وہ دور ہی — سن لے ڈھیلے کا ہی یہ مذکور ہی

حکایت زاہد

ایک زاہد اتقا پرہیز مین طاق تھا — زہد اوسکا شہرہ آفاق تھا
اہل دنیا سے اوسے کچھ ڈھب نہ تھا — کچھ عبادت کے سوا مطلب نہ تھا
پشت دے بیٹھا تھا دنیا کیطرف — کر کے رو بیٹھا تھا عقبی کیطرف
دمبدم پیتا تھا وہ وحدت کا جام — یاد حق سے رات دن تھا اوسکو کام
ایک نے اکدن اوسے جا دیکھا — اوسنے فراشی سلام اوسکو کیا
اوس سے پوچھا آپ نے ای نیکنام — کیون کیا جھک کر اسے تو نے سلام
دل سے اپنے ایک بھر کر آہ سرد — یون کہا اوسنے کہ مین ای نیک مرد
بد بدی سے گر نہ اپنی باز آے — نیک کیون نیکی سے اپنی ہاتھ اوٹھا
اسکا ثمرہ یہ کہین پا جائیگا — میرے دھوکے مین بنا کھا جائیگا
نیک کی پاداش رنگین نیک ہی — پر سمجھنا کب اسے ہر ایک ہی
تجھکو دیتا ہون قسم قرآن کی — سیر کر اک ذرہ گورستان کی
گئے ہین دیکھ کیسے لوگ — راہ چھوڑیگا تجھے بھی کب یہ روگ
دیکھ آتا ہی کسی کے کام کچھ — اوس سے باقی ہی سوا نام کچھ
یان کیے تھے جسنے کچھ اعمال نیک — اوس جگہ ہوویگا اوسکا حال نیک

حکایت بلبل و صیاد

حکایت ماہی عقلمند و کم عقل و بے عقل

وہ جو احمق ہے نہین اوسکا علاج — وہ نہ کل سمجھا نہ کچھ سمجھے گا آج
عرض پر اک ذرہ میری دھیان رکھ — نقل اک سائیس کی سن کان رکھ

حکایت سائیس

نوکر اک گھوڑے پہ اک سائیس تھا — پر حمق مین وہ سبھون سے بیش تھا
روز اول ہی ولیکن اوسنے یار — یہ کیا تھا اپنے آقا سے قرار
یعنی جسدن آپ کو خوش پاؤنگا — فرد اضافے کی ابھی ان لاؤنگا
اتفاقًا اوسکا آقا ایک بار — گھر گیا اک آشنا کے ہو سوار
تھا سرہ اک جگہ اوسکا مکان — اوسکے اوپر جاکے بیٹھا وہ جوان
نیند مین سائیس بیخود ہوگیا — سر کے نیچے ہاتھ دھر کر سوگیا
اوسکو میزان خرد مین تول کر — لیگیا گھوڑے کو کوئی کھول کر
آنکھ جو اسمین کھلی اوسکی کہین — دیکھتا کیا ہی کہ گھوڑا ہی نہین
جاکے کوٹھے پر کہا کیون جی میان — چھوٹ کر گھوڑا ابھی آیا ہی یہان
جب میان ہنسنے لگا دم توڑ توڑ — تب کہا سائیس نے یون ہاتھ جوڑ
آپ پہلے خوب سا ہنس لیجیے — دستخط پھر کچھ اضافہ کیجیے
حمق اچھی شے کچھ ای نکبین نہین — دیکھ مت اس جال مین پھنسا کہین
چوتھی سوکی موت جب آتی ہی یار — تب اونھین لگتے ہین پر بے اختیار
سو نچکر فرمایا تو دانائی کو کام — رہ نہ غافل اسطرف سے صبح و شام
مچھلیون کا سنکے قصہ دل فگار — فرق کر دانا مین اور نادان مین یار

ہی غنیمت یہ جو رونا آج ہی — یہ ترا رونا تری معراج ہی

اجر اس موسم مین ہو وینگا بہت — پھر تو تو پیری مین رو ویگا بہت

اس نصیحت کو ذرا رکھ گوش مین — بیٹھ تا مقدور اہل ہوش مین

دیکھ نادانی نہین کچھ خوب چیز — بھاگتے ہین اس سے سب اہل تمیز

احمقائی سے تو ہی مرنا بھلا — اس جہان سے ہی گذر کرنا بھلا

عقل تھی تو گھر کا بدلا ہی لیا — صاحب خانہ سے چڑیا نے لیا

حکایت گنجشک

ایک چڑیا تھی کہ تھا اک اوسکا نر — اک کے گھر مین بنایا اوسنے گھر

تنکا اوس مین سے جو گرتا سر پہ آ — صاحب خانہ کو وہ لگتا برا

تھا جو اونچا باندھکر اک روز بار — اوسنے وہانسے گھر دیا اوسکا اجاڑ

بولا نر کچھ فکر ایسی کیجیے — انتقام اس اپنے گھر کا لیجیے

بولی چڑیا ایک ہی ایسا علاج — جس سے لین بدلا ہم اپنے گھر کا آج

اوسنے پوچھا کیا ہی وہ مجھکو بتا — بولی چپ رہ شام ہونے دے ذرا

جب ہوئی شب اور ہوا روشن چراغ — تب ہوئی چڑیا وہ جیسے باغ باغ

چونچ مین لی اوسنے وہ بتی اوٹھا — اور اوسے چھپر کے اوپر دھر دیا

ایک دم مین جلگیا وہ گھر تمام — یون لیا چڑیا نے اپنا انتقام

نفس گر دشمن ہی اے رنگین ترا — دب نجا اوسکے مقابل رہ کھڑا

باندھ ہمت اور خدا کو یاد کر — اسکو مار اور اپنے دل کو شاد

حکایت مرض باغبان

باغ تھا ایک اوس مین جون باغ جنان — مالک اوس گلشن کا تھا اک باغبان

[illegible]

وہ جو نادان دوست اوسکا پیچھ تھا | مکھیان اوسکی اوڑانے وہ لگا
پیر وہ شیرینی سے میوے کی تہین | ایک ذرہ ٹلتیان اونسے تھین
بس جو کچھ چلتا نہ تھا چلتا تھا پیچھ | ہاتھ دونون پھر سے ملتا تھا پیچھ
ہاتھ سے اونکے ہوا وہ تنگ جب | جیمین اپنے فکر کی یہ اونے تب
ان سبھون کو ڈالیے اکدم مین مار | تاکہ سووے چین سے یہ میرا یار
لایا اک پتھر اوٹھا کر دور سے | مکھیون پر اوسنے مارا زور سے
مکھیون کے ساتھ پچکا اوسکا سر | روح اوسکی نیو گئی تن سے بدر
دوست جو نادان ہوا اوس سے لاکھ چند | دشمن دانا ہی خوب ای ہوشمند
دوست وہ ہی جو کہ جانی دوست ہو | ہی وہ دشمن جو کہ نانی دوست ہو
جسکو نگین اپنے مطلب سے ہو کام | گر نہ یار اپنا اوسے ای نیکنام
آشنائی دیکھ چھوٹون سے نہ کر | کیونکہ اسمین ہوئیگا تیرا ضرر
دوستی کر تو بڑے لوگون کے ساتھ | تاکہ حاصل تجکو ہو کچھ ہاتھون ہاتھ
سن بڑے چھوٹون کا اب مجھسے بیان | تاکہ یہ نکتہ بھی ہو تجھ پر عیان
ہی بڑے چھوٹے سے یہ میری مراد | گر تو دانا ہی تو کر لے اسکو یاد
یعنی محفل مین کمینون کی نہ بیٹھ | اچھی صحبت مین اگر بیٹھے تو بیٹھ
گوش دل سے ایک سن مجھسے تو نقل | بس ہی وہ تجھکو اگر ہی تجھ مین عقل

حکایت مرد عاقبت اندیش

ایک سے پوچھا کسی نے برملا | دوست جانی کو ہین تیرے سچ بتا

حکایت زن و شوہر

[illegible]

بعد مدت اپنی قسمت کیا کھلی — اس طرف کو طبع جو اسکی ڈھلی
کب خوشی سے دلکو صبر و تاب ہے — آہ بیداری ہے یا یہ خواب ہے
صد ہزاران شکر ای خوابیدہ بخت — جو ملائم ہو گئی ایسی کرخت
مہربان اپنے پہ اوسکو تا کر — وہ بھی لیٹا اوسکو پیچھے چہار
ڈر کے مارے وہ نہ کھسکی رہنہار — اوسنے مدت کا نکالا سب بخار
جو پڑا اسمین پڑی اوسکی نقل — یون لگا کہنے وہ اوسکو دیکھ کر
یا ان سے جو چلے سو لیجا تو اوٹھا — پر خدا کے واسطے ہر روز آ
کیونکہ تھا مدت سے کہنا جیٹھیون — تیرے باعث سے کیا خوب آج عیش
جس زن و شوہر مین رنگین ہے بہار — اوس زن و شوہر کی کیا ہے زیست یار
سوچ کا اشراف کی تو داستان — اب کرون کم ذات کا تجھسے بیان
کیا شرافت منحصر ہے ذات پر — ہے شرافت منحصر اوقات پر
جسکی جورو مین نہو دے خوشی — جیتے جی اوسکو ہے دنیا مین بہشت
اور شریر سے جسکو بری زندگی سے کام — اوسکو دنیا ہی مین دوزخ ہے مدام
مجھکو اک مضمون سعدی یاد ہے — بوستان مین اونکا یون ارشاد ہے
پارسا زنڈی کو مت گن زینہار — تو گدھے کو باندھ گو ہے چور یار
دیکھ تو ہر خود غلط اتنا نہو — مت فلاطون جان اپنے آپکو
سوچ گر تو ہی تری تقصیر کیا — تو ہی کیا اور ہے تری تحریر کیا
اپنی قدر و منزلت کو جان یار — کب تلک سمجھاؤن تجھکو بار بار

ہے بھتیجے سے چچا کا دل فگار — جان و دل سے یار کا دشمن ہے یار
ہے صدی یہ تیرھوین ڈر اس سے تو — رات دن خوف و خطر کر اس سے تو
جو مقدر مین ہے سو آویگا ہاتھ — تیری روزی تو ہے تیرے دم کے ساتھ
آپ سے پہونچے ہے وہ لیل و نہار — پر تو اپنی سعی سے سمجھے ہے کیا
تیری یہ کوشش نہین ہے کچھ بجا — سعی سے تیری بھلا ہوتا ہے کیا
ہوکے قانع حرص کو موقوف کر — واسطے روزی کے مت پھر در بدر
ہے قناعت تو جوان مردوں کا کام — شاید اسپر مولوی کا ہے کلام
کاسۂ چشم حریصان پر نشد — تا صدف قانع نشد پر در نشد
حرص دنیا کر نہ کافر کی طرح — مت فضیحت ہو مسافر کی طرح

حکایت مسافر و مہترانی

نقل کرتے ہین مسافر ایک تھا — سو سرا کے شہر مین اترا وہ جا
واں آیا کچھ وہ لا بازار سے — پاس بھٹیاری کے بیٹھا پیار سے
اور لگا کہنے کہ مزدوری یہ لے — اسکو جلدی سے پکا تو مجھکو دے
چور اوسکو جی مین اپنے ٹھان کر — متصل بیٹھا بہت ہی آن کر
چاہتی تھی وہ نظر اسکی بچا کے — واں سے تین سے اوسکے کچھ چورا لے
لیکن از بس تھا مسافر ہوشیار — پاس سے اوسکے نہ سرکا زینہار
گرچہ بھٹیاری بہت طرار تھی — اوسکی ہیاری سے بسنا چار تھی
جی مین سوچی اس بلا کو ٹھیلیے — کچھ ملتر آج اس سے کھیلیے

سب سے کہتا تھا نہ شرمایا کرو
میر صاحب مجھکو فرمایا کرو

ملگیا اوسکو جو اوسکا اک رفیق
تو لگا کہنے اوسے یون وہ شفیق

شیخ ہی سید نہین تو تیرا باپ
لاکھ باری کہہ چکا ہی مجھ سے آپ

سنکے یون بولا سنا مجھکو نہین
آگہی اس بھید سے تجھکو نہین

گوش دل سے سن اسے ای نیکخواہ
اندنون مین نے کیا ہی اپنا بیاہ

بی بی آئی ہی سو سیدانی ہی وہ
حسن مین بیدا دلاتانی ہی وہ

یون سیادت کیطرف جاتا ہون مین
سید اس ناتے سے کہلاتا ہون مین

سنکے وہ بولا کہ ای مرد عزیز
کیا کہے ہی کچھ بھی ہی تجھکو تمیز

رشتہ جورو سے لگتا ہی کوئی
اس طرح سید کہاتا ہی کوئی

تو ہی اوران یا ہی رنگین ہوشیار
مین ہی تجھکو کہونگا بار بار

دیکھ ایسی خلق سے محفوظ رہ
جب رہا محفوظ تب محفوظ رہ

رحم دل ہو اور کرختی چھوڑ دے
عرض میری مان سختی چھوڑ دے

سونچ لے سے کہتا ہون مین یکمر سے
نرم شی کٹتی نہین تلوار سے

گو نہین باور تجھے یہ گفتگو
تو تو کالنس اور بڑ کا سن احوال تو

حکایت کالنس و درخت بڑ

درخت مین جو نرم ہوتی ہی وہ گھاس
جسکو کہتے ہین سب اہل ہند کاس

اوسکا کر سکتی نہین کچھ باد تند
بلکہ وہ کرتی ہی اوسکے ڈانت کند

اور وہ بڑ سا بال مین ہی جسکی جڑ
جڑ سے وہ اک دم مین جاتا ہی اکھڑ

دوست اپنا جان انھین ای مقتدا
ورنہ پچھتا ۔ بیگانو اوس شاہ سا

حکایت شاہ کہ یار از پشیمان شد

یون لسنا ہی ایک تھا ایسا ہی شاہ
جسکی انجم سی زیادہ تھی سپاہ

فقر کو تو فخر جان اپنا مدام	کیونکہ یہ ہی پیمبر کا کلام
حال فقرا کی قباحت تو نہ دیکھ	قال کو دیکھ انکی صورت کو نہ دیکھ
بے نوا کو چھیڑ کرے قال و قیل	دیکھ تو قاضی ہوا کیسا ذلیل

حکایت بینوا و قاضی

نقل مین نے یہ سنی ہی صاحبو	بینوا نے دھول ماری ایک کو
وہ گیا قاضی کے گھر فریاد سے	تا کہ اس بیداد کی وہ داد دے
کھول کر قاضی نے جلدی سے کتاب	بینوا کو یون کہا کھا پیچ و تاب
آٹھ آنے دے تو جرمانہ اسے	دھول ناحق تو نے ماری ہی جسے
ہان حکم شرع کو اب ای گدا	تا قیامت مین نہ دے تو جزا
بینوا نے دھول اونکو بھی جڑی	پگڑی قاضی جی کی سر سے گر پڑی
قاضی جی بگڑے تو اونسے یون کہا	کیون خفا ہوتا ہی اب یا بو ہوا
آٹھ آنے دھول جب ٹھہری عیان	پھر یہ ہی بیفائدہ آہ و فغان
ایک کوڑا ہی لنگوٹے مین مرے	سو یہ لے دھرتا ہون مین آگے ترے
ہی بھنانا اسکا اب مجھکو محال	دو نوا اسکو بانٹ تو بے قیل و قال
الغرض جتنے مین دنیا مین فقیر	اونکو ای مسکین سمجھ تو مت حقیر
ہین یہ سارے مالک دنیا و دین	کچھ نہین ہی انکو فکر روم و چین
گرچہ اسنسے دکھ کسیکو ہی نہین	بلکہ سب کو فائدہ ہی ہر کہین
گو نہین اسنسے عدو کو بھی ضرر	پر ڈرا کرا سنسے تو شام و سحر

پھر یہ سوچا دو گھڑی کے بعد جام — ہوگا لبریز آب سے اے دل تمام

اسکے بھرنے مین یہان جو دیر ہو — کیون نہ ہون اوپر نجا کر سیر ہو

چڑھ گیا اک دم مین اوپر ناگہان — دیکھتا پھر کیا ہی وہ جا کر وہان

مار رہ ہ اک ہی چشمہ مین پڑا — لیک دس گز سے بھی وہ کچھ ہی بڑا

زہر اوسکا ملکے تھا اوس جا چکان — شکر حق کرنے لگا وہ نوجوان

باز کے خاطر سے پر لحظہ وہ — لاکھ ہا کرتا تھا نفرین آہ کو

کام جلدی کا ہی اے رنگین یون — کر گئے ہین پند یہ سب پرفنون

ہی اوستادون کا قول اور یہ پند و بیت — تیر جستہ باز نی آید بدست

بات کو دریافت کرکے کیجیے — منفعلہ کیون اپنے سر پہ لیجیے

فعل بد نے جس گھڑی پکڑی نمود — پھر پشیمانی نہین کرتی ہی سود

یان کے کاروبار مین نادان ہو — کام مین عقبی کے بہت اسحان ہو

واسطے عقبی کے منھ دنیا سے موڑ — واسطے دنیا کے عقبی کو نہ چھوڑ

سونچ لے تجھ سے جو آگے تھے یہان — سو وہ اب چھوٹے تجھے اب ہین کہان

جانتا دنیا کو ہی گھر در گذر — تا کہ ممکن ہو بھلائی سب سے کر

اور ہی جو کژدم تری خلقت مین نیش — تو تو کر جس دل کو چاہے اوسکو ریش

حکایت کژدم و سنگ پشت

ایک کچھوا ایک بچھو کا تھا دوست — پر وہ دونون تھے بہم جون مغز و پوست

اتفاق اونکو ہوا ناگہ سفر — پہونچے اک دریا پہ دونون آن کر

مجھکو جلدی سے دوا لکھ دے ابھی — تجھسے جو چاہے سو وہ تو لے ابھی

اوسنے پوچھا تو نے کیا کھایا تھا شب — درد تیرے پیٹ مین ہی جس سبب

بولا وہ مین کیون چھپاؤن تجھسے بات — مین نے نان سوختہ کھائی تھی رات

اوسنے اک سرمہ دیا اوسکے لگا — اور کہا یون تھی یہی تیری دوا

یون کہا پھر اوسنے بھر کر آہ سرد — شب سے میرے پیٹ مین ہی خوب درد

اور تو درد چشم کی دے ہی دوا — اسکا کیا باعث ہی سچ مجھکو بتا

سنکے یہ بات اوس سے یون بولا طبیب — آہ اپنی جان کا ہی تو رقیب

جی مین اپنے سونچ لے اس خام آج — مین نے انکھون کا کیا تیرا علاج

نیک و بد سوجھے تجھے تا بعد ازین — پھر نہ ایسی چیز کھا جاوے کہین

تھی یہی پہلے دوا کرنی تری — کچھ خطا ہرگز نہین اسمین مری

حرص مت کر تو بھی ای رنگین ذرا — حرص کرنا تو نہین ہی کچھ بھلا

حرص کے مارے نہ کھا روٹی جلی — بات یہ حق مین نہین تیرے بھلی

کب تلک تجھ سے کرون مین قیل و قال — اب جلی روٹی کا سن یہ تجھسے حال

ہی یہ نان سوختہ مال حرام — کھا نہ ہرگز اوسکو تو ای نیکنام

درد سے ہو جسکے مرجانا بھلا — اتنا بھی کھانے سے نہین کھانا بھلا

ہی نہ کھانا ہی کچھ اوس دکھ کا علاج — ہو سکے تو کر علاج اسکا یہ آج

یان تو ہنستے بولتے تو کھائیگا — پھر وہان جا کر بہت دکھ پائیگا

اب تو مجھسے سن دل اک بے کا حال — صبر کر اور مت طمع کا کر خیال

گفت چشم تنگ دنیا دار را ۔ یا قناعت پر کند یا خاک گور
بس کرای زنگین قناعت ہی نہین ۔ تو تو دنیا مین فراغت ہی نہین
شکر کر حق نے دیا ہی تجھکو جو ۔ صبر کر اور دل سے قانع اوسپہ ہو
مثنوی مین وہ جو تھے باب علوم ۔ کہہ گئے ہین سو وہ مولانا ے روم
شکر نعمت نعمتت افزون کند ۔ کفر نعمت از کفت بیرون کند
آہ تو تو شکر کرتا ہی نہین ۔ مطلقا مرنے سے ڈرتا ہی نہین
کیا سمائی ہی وہ تیرے جیبن ناب ۔ جسپہ تو مغرور ہی دن اور رات
یہ تکبر کام ہی شیطان کا ۔ جوہر ذاتی ہی خلق انسان کا
بات تجھ سے مین کہون اب دور کی ۔ مجھ سے سن تو نقل اک مغرور کی

حکایت مرد مغرور

درس مین جاتے تھے اک صاحب علم ۔ پر نہ لیتے تھے کسی کا وہ سلام
تھا غرور دولت اونکو بے شمار ۔ خلق سے آگہ نہ تھے وہ زینہار
وہ کسیکو دھیان مین لاتے نہ تھے ۔ سر کسی کے آگے نہوڑاتے نہ تھے
علم و فضل اپنے پہ تھے بھولے ہو ۔ رہتے نخوت سے تھے منہ پھولے ہو
تھا بہت سا اونکو پندار و غرور ۔ الغرض نزدیک اپنے تھے وہ دور
اک دن اک مرد فقیر آیا جو ان ۔ اوسنے اوس سے یون کہا ای مہربان
کیجئے وہ جو کر گئے ہین پیشوا ۔ درس مین آنے سے یون ہوتا ہی کیا
خلق کا پرتے نہین تم قاعدہ ۔ درس مین آنے سے ہی کیا فائدہ

مستقل بیان سے بلانا ہم بلانا اوسکو
اور کھانے اب جہان جاتے ہیں منظور ہو
بولا ای اسکا ہم ابنا ہم اسکا دولہا
پاؤن مین باندھا ہم ابنا
الغرض اک جسکے جب چاہون کھینچ لون ہلا
اوڑ اسکا دیجا دیکھو
سو حضرت دیجا ہم دل شاد ہو
دشمنین لیسنا مری فریاد کو

[illegible]

نیک و بد کا تا کرون مین امتحان
اسلیے بیٹھون ہون ان ایام مہان

سن چکا تو ہمسے اوس نکتے کی بات
مفت مین رنگین نہ کھوؤن اور رات

آدمی گر خود کو ہی تو جانتا
تو نہین کیون آپ کو پہچانتا

دیکھ کر رکھ پاؤن اپنا خاک پر
روز و شب مت رکھ نظر افلاک پر

ہے مثل جس شاخ مین آتا ہے بار
خاک کی جانب وہ جھکجاتی ہے یار

تو چلے ہے کیون فلک کو دیکھ کر
یہ تو کہہ کیون اینٹھتا ہے اسقدر

نصیحت

پانچ شخص اپنے ہین دشمن جان کے
دوست اپنا تو نہین پہچان کے

ایک تو جو شخص ہو بسیار خوار
ہووے بیٹھے سے نہ وہ مایوس یار

دوسرے جو شخص ہو اہل غرور
نیکنامی کو رکھے وہ دل سے دور

تیسرے اہل شجاعت روز جنگ
چاہیے ہو زندگی سے اپنی تنگ

چوتھے ہو جس شاہ کا احمق وزیر
دشمنون کا خود کو وہ سمجھے اسیر

پانچوین جو دوست ہو نادان سے
ہاتھ دھو بیٹھے وہ اپنی جان سے

اسمین نقل آئی ہے اک مینڈک کی یاد
چاہتا ہون مین تجھی سے اپنی داد

حکایت غوک و موش

ایک مینڈک ایک چوہے کا تھا یار
تھا باہم اخلاص اونمین بیشمار

ایکدن چوہے سے مینڈک نے کہا
کچھ دوا اس درد کی مجھکو بتا

یعنے بل پر جب ترے آتا ہون مین
لیکے تیرا نام چلاتا ہون مین

[illegible]

نصیحت

[illegible]

جسکو کمانے پر نہ لے دھیان ہو جلد بیماری سے وہ ہلکان ہو
فاحشہ رنڈی کا ہو جو کوئی یار وہ رہے رسوائی کا امیدوار
حق رکھے سبکو بری رنڈی سے دور کہہ گئے ہیں بات یہ سب ذی شعور
گوش دل سے اسطرف کو کر خیال دو قبیلے جنکے تھے سن اونکا حال

حکایت شخصیکہ دو زن داشت

ایک صاحب کے قبیلے دو تھے ملن ایک بڑھیا اونمین تھی اور ایک جوان
باری باری رہتے وہ ہر ایک پاس تا کہ ہو کوئی نہ اونمین سے اوداس
وہ جو تھے دو جورؤن کے بس پڑے بال ڈاڑھی کے تھے اونکے کچھ بڑے
ساتھ بڑھیا کے وہ سوجاتے جبھی نیند مین غافل وہ انکو پاکے تب
وہ جو تھے ڈاڑھی مین بال اونکے سیاہ انکو قینچی سے کترتی خواہ مخواہ
یعنی جب ہوجائینگے سارے سفید ہوگی جورو دوسری تب نا امید
جانکر بوڑھا اوسے وہ ہوگی تنگ رات دن کرنے لگے گی اس سے جنگ
کچھ غنیمت مجھکو تب جانیگا یہ جو کہونگی مین اوسے مانیگا یہ
رہتے جب وہ دوسری جورو کے گھر تب وہ غافل پاکے کرتی یہ ہنر
جبتے ڈاڑھی مین سفید اونکے بال موچنے سے لیتی وہ انکو نکال
جی مین کہتی جب سفیدی آئیگی سُرت اسے اس بات کی تب لیگی
یعنی وہ بڑھیا ہے اور مین ہون جوان کیا غضب ہے مین کہان اور وہ کہان
شاید اِس سبب سے [illegible] رات دن لپٹا رہے پھر میرے ساتھ

حکایت ماہ و شغال و دو آہو

وہ تڑپ کر مرگئی اک آن مین | تھی قضا اوسکی اوسی میدان مین
پانون اپنا جو رکھے حد سے برن | حال اوسکا ہو وہی رنگین یون
حاسدون کے حق مین جو ارشاد ہے | سو تو ای نادان وہ تجھکو یاد ہے
دیدہ و دانستہ حاسد ہو نہ تن | اوس مسافر کی طرح خونی نہ بن

حکایت بادشاہ و دو غلام

تھے مصاحب ایک شہ کے دو غلام | روبرو رہتے تھے وہ حاضر مدام
چین تھا شہ کو نہ ہرگز اونکے بن | تھا اونھین سے کام اوسکو رات دن
رشک سے پر بعد کرکے تھے وہ داغ | بغض سے اونکو نہ تھا ہرگز فراغ
آخرش بغض و حسد سے تنگ ہو | مار ڈالا دوسرے نے ایک کو
یہ خبر سن شہ نے بلوایا اوسے | اور زبان سے اپنی فرمایا اوسے
دوسرے کو زہر جو تو نے دیا | عیش آدھا میرا ظالم کھو دیا
تجھکو مارون اوسکے بدلے ای غلام | تاکہ پھر کوئی کرے ایسا نہ کام
دل سے اوسنے ایک بھر کر سرد آہ | ڈرتے ڈرتے یون کہا ای بادشاہ
قتل کرکے تو مجھے پچھتائیگا | عیش باقی وہ بھی تیرا جائیگا
تو غنیمت جان آدھے عیش کو | عفو کر تقصیر بس بخشے تہو
بادشہ نے اوسکا سنکر یہ کلام | یون کہا بخشا تجھے جا ای غلام
بس اگر دی ہے خدا نے کچھ تمیز | تو تو مجھسے کان دھر کر سن عزیز
عمر کر تیری گئی آدھی گذر | باقی آدھی کو نکو کچھ فکر کر

تیسرے جتنے ہین مخادع عصا	لغو تو سب سے اپنے کو جدا
چوتھے اس ایجاد رنگین کو ملام	درد مین تو اپنے رکھیو صبح و شام
پانچوین آئین یہ رہنا ستم	تا کہ راضی تجھ سے ہووے اکرم
صحبت بد سے ہمیشہ کیجو حذر	بلکہ اوسکو جی سے مت کیجو گذر
ساتوین اپنا ادب کیجیو شعار	تا ترا خلقت مین ہو عز و وقار
آٹھوین یہ پند میری مانیو	مرگ کو نزدیک دائم جانیو
اور نوین ڈریو عذاب قبر سے	تا ہو مت امین زمین کے جبر سے
دسوین مجکو فاتحہ سے کیجو یاد	تا کہ میری روح ہووے تجھسے شاد
میری بخشایش خدا سے چاہیو	اور شفاعت مصطفےٰ سے چاہیو
مین جو چندے دہر مین مہمان رہا	گرچہ دانا تھا ولے نادان رہا
مین نے جیتے جی کیے لاکھون گناہ	جان کر نامہ کیا اپنا سیاہ
سالہا افسوس با دل گل جیا	مین جیا دنیا مین پر غافل جیا
تو کہین ہیلپانہ میری راہ پہ	رکھیو دھیان اپنا ذرا اللہ پہ
میرے اعمالون پہ مت کیجو نظر	دھیان رکھیو تو خدا کی عفو پہ

میری آمرزش طلب کرنا مدام
یاد رکھنا یہ نصیحت السلام

تمت

اینکتاب از کتب محمد عبدالکریم عفی عنه

مقام سکندرآباد

۸۹۱۶۴۳۱ ر - ا

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۱۱۴۴۶

۸۹۱۵۳۱

رنگیں ایجاد رنگیں

۱۳۸۶

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

[illegible]